سماجیات کا تعارف

گیارھویں جماعت کی نصابی کتاب

© NCERT
not to be republished

Blank

© NCERT
not to be republished

سماجیات کا تعارف

گیارھویں جماعت کی نصابی کتاب

© NCERT
not to be republished

جامعہ ملیہ اسلامیہ

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

Samajiyaat Ka Tarruf (Introducing Sociology) ISBN 81-7450-601-2
Textbook for Class-XI

پہلا اردو ایڈیشن

اگست 2006 شراون 1928

دیگر طباعت

مارچ 2013 چیتر 1935

PD 1H SPA

© نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، 2006

قیمت : ₹ 40.00

این سی ای آر ٹی واٹر مارک 80 جی ایس ایم کاغذ پر شائع شدہ

سکریٹری، نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، شری اروندو مارگ، نئی دہلی نے ڈی۔ کے۔ پرنٹرس، 5/16، کرتی نگر، انڈسٹرئیل ایریا، نئی دہلی-110015 میں چھپوا کر پبلی کیشن ڈویژن سے شائع کیا۔

جُملہ حقوق محفوظ

- ناشر کی پہلے سے اجازت حاصل کیے بغیر، اس کتاب کے کسی بھی حصے کو دوبارہ پیش کرنا، یادداشت کے ذریعے بازیافت کے سسٹم میں اس کو محفوظ کرنا یا برقیاتی، میکانیکی، فوٹو کاپینگ، ریکارڈنگ کے کسی بھی وسیلے سے اس کی ترسیل کرنا منع ہے۔
- اس کتاب کو اس شرط کے ساتھ فروخت کیا جارہا ہے کہ اسے ناشر کی اجازت کے بغیر، اس شکل کے علاوہ جس میں کہ یہ چھاپی گئی ہے یعنی، اس کی موجودہ جلد بندی اور سرورق میں تبدیلی کر کے، تجارت کے طور پر نہ تو مستعار دیا جاسکتا ہے، نہ دوبارہ فروخت کیا جاسکتا ہے، نہ کرایہ پر دیا جاسکتا ہے اور نہ ہی تلف کیا جاسکتا ہے۔
- کتاب کے صفحہ پر جو قیمت درج ہے وہ اس کتاب کی صحیح قیمت ہے۔ کوئی بھی نظرثانی شدہ قیمت چاہے وہ ربر کی مہر کے ذریعے یا چپّی یا کسی اور ذریعے ظاہر کی جائے تو وہ غلط متصوّر ہوگی اور ناقابل قبول ہوگی۔

این سی ای آر ٹی کے پبلی کیشن ڈویژن کے دفاتر

این سی ای آر ٹی کیمپس
شری اروندو مارگ
نئی دہلی - 110016 **فون** 011-26562708

108,100 فٹ روڈ ہوسڈے کیرے **ہیلی**
ایکسٹینشن بناشنکری III اسٹیج
بنگلور - 560085 **فون** 080-26725740

نوجیون ٹرسٹ بھون
ڈاک گھر، نوجیون
احمد آباد - 380014 **فون** 079-27541446

سی ڈبلیو سی کیمپس
بمقابل ڈھانکل بس اسٹاپ، پانی ہاٹی
کولکتہ - 700114 **فون** 033-25530454

سی ڈبلیو سی کامپلیکس
مالی گاؤں
گواہاٹی - 781021 **فون** 0361-2674869

اشاعتی ٹیم

ہیڈ پبلی کیشن ڈویژن	:	اشوک شریواستو
چیف پروڈکشن آفیسر	:	شیو کمار
چیف بزنس منیجر	:	گوتم گانگولی
ایڈیٹر	:	سید پرویز احمد
پروڈکشن اسسٹنٹ	:	پرکاش ویر

سرورق
شویتا راؤ

پیش لفظ

قومی درسیات کا خاکہ (NCF) 2005 میں سفارش کی گئی ہے کہ اسکول میں بچوں کی زندگی، ان کی اسکول سے باہر کی زندگی کے ساتھ وابستہ ہونی چاہئے۔ یہ اصول کتابی آموزش یعنی صرف کتابوں کے ذریعے سیکھنے کی پرانی روایت کو ترک کرنے کی نشاندہی کرتا ہے۔ کتابی آموزش پر مبنی ہمارے نظام کی تشکیل اب بھی جاری ہے اور یہ اسکول، گھر اور کمیونٹی کے درمیان ایک خلا اور فاصلہ پیدا کرنے کا سبب بنا ہوا ہے۔ قومی درسیات کا خاکہ یعنی ان۔سی۔ایف کی بنیاد پر تیار کردہ نصاب تعلیم اور درسی کتابیں اس بنیادی تصور کو عملی جامہ پہنانے کی ایک کوشش ہیں۔ یہ رٹ کر سیکھنے اور مختلف نصابی مضامین کے درمیان واضح سرحدیں قائم کرنے کی ہمت شکنی کرتی ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ یہ اقدامات ایسی تعلیم کی جانب ہمیں آگے بڑھائیں گے جس کا خاکہ قومی پالیسی برائے تعلیم (1986) میں دیا گیا ہے۔

اس کوشش کی کامیابی کا انحصار ان اقدامات پر ہوگا جو اسکولوں کے پرنسپل اور اساتذہ آموزش پر غور وفکر کرنے پر پُرتصور سرگرمیوں اور سوالات کی پیروی کرنے میں بچوں کی ہمت افزائی کے لئے اٹھاتے ہیں۔ ہمیں یہ تسلیم کرنا اور سمجھنا ہوگا کہ اگر بچوں کو جگہ، وقت اور آزادی دے دی جائے تو بڑوں کی فراہم کردہ معلومات میں مصروف ہو کر نیا علم پیدا کر سکتے ہیں۔ محض درسی کتابوں کی ہی امتحان کی بنیاد بنانا آموزش کے دوسرے وسائل اور مقامات کی ان دیکھی کی ایک وجہ ہے۔ تخلیقیت اور پہل کرنے کی صلاحیت جاگزیں کرنا ممکن ہے بشرطیکہ ہم بچے کو جامد وساکت وصول کنندہ کے بجائے انہیں ایک مخصوص علم کے سیکھنے کے عمل میں ایک شریک کار کی نظر سے دیکھیں اور اس کے ساتھ اسی کے مطابق پیش آئیں۔

ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے اسکول کے معمولات اور طریقہ کار میں تبدیلی ضروری ہے۔ روزمرّہ کے نظام الاوقات میں لچک اتنی ہی ضروری ہے جتنی سال بھر کے کاموں کے کیلنڈر کو عملی جامہ پہنانے کی مشقت جس سے کہ مطلوبہ دن حقیقی پڑھائی کے لئے دئے جاسکیں۔ تدریس اور جانچ کے طریقے طے کریں گے کہ یہ کتاب بچوں کی زندگیوں کو اسکول میں ذہنی بوجھ اور اکتاہٹ کی جگہ اسے ایک خوش گوار تجربہ بنانے کے لئے کتنی موثر ثابت ہوتی ہے۔ نصاب بنانے والوں نے بچوں پر پڑنے والے تعلیمی بوجھ کے مسئلے کی طرف بھی مختلف مرحلوں پر علم کی ازسرنو ساخت اور بچے کی نفسیات کا زیادہ خیال کرتے ہوئے

© NCERT not to be republished

پڑھائی کے لئے دستیاب وقت کو ذہن میں رکھتے ہوئے توجہ دینے کی کوشش کی ہے۔ یہ درسی کتاب غوروفکر، چھوٹے چھوٹے گروپوں میں بحث ومباحثہ اور عملی کام کی سرگرمیوں اور مواقع کو ترجیح دینے اور بڑھانے کی ایک کوشش ہے۔

این سی ای آر ٹی کمیٹی برائے درسی کتب کے اراکین کی محنت اور لگن کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ہم سماجی علوم کی درسی کتابوں کی مشاورتی کمیٹی کے صدر پروفیسر ہری واسودیون اور خصوصی صلاح کار پروفیسر یوگیندر سنگھ کا کمیٹی کے کام کی رہنمائی کے لئے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ہم اس نصابی کتاب کے اردو ترجمے کی ذمہ داری بخوبی انجام دینے کے لئے جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی کے شکرگزار ہیں، خاص طور پر جامعہ ملیہ اسلامیہ کے وائس چانسلر پروفیسر مشیرالحسن اور محترمہ رخشندہ جلیل کے ممنون وشکرگزار ہیں جنہوں نے مرکز برائے جواہرلعل نہرو اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے آؤٹ ریچ پروگرام کے ذریعہ اس عمل میں رابطہ کار کے فرائض بخوبی انجام دیئے۔کونسل اس کتاب کے اردو ترجمے کے لئے مترجمہ مہہ عذرا عابدی کی شکرگزار ہے۔ اس کتاب کی تیاری میں کئی اساتذہ نے بھی حصّہ لیا اور عملی شرکت کی۔ہم ان کے پرنسپلوں کے ممنون ہیں کہ انھوں نے اسے ممکن بنایا۔

ہم ان اداروں اور تنظیموں کے بھی احسان مند ہیں جنہوں نے فیاضی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہمیں اپنے وسائل، سازوسامان اور کارکنوں سے فائدہ اٹھانے کی اجازت دی۔ ایسا تنظیم کی حیثیت سے جو باقاعدہ اصلاح اور اپنی تیار کی ہوئی کتابوں میں مسلسل بہتری کے لئے خود کو پابند کرچکی ہے، این سی ای آر ٹی تجاویز اور آراء کا خیر مقدم کرتی ہے جو نظر ثانی کرنے اور مزید بہتری لانے میں ہمارے لئے مددگار ثابت ہوں گی۔

نئی دہلی
20 / دسمبر 2005

ڈائریکٹر
نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

© NCERT not to be republished

درسی کتاب کی تشکیل کی کمیٹی

چیئر پرسن، ایڈوائزری کمیٹی فار سوشل سائنس ٹیکسٹ بکس ایٹ دی ہائر سیکنڈری لیول

ہری واسودیون، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ہسٹری کلکتہ، کولکتہ

چیف ایڈوائزر

یوگیندر سنگھ، ایمریٹس پروفیسر، سینٹر فار دی اسٹڈی آف سوشل سسٹمز، جواہر لال نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی

ممبران

انجن گھوش، فیلو، سینٹر فار اسٹڈیز ان سوشل سائنسز، کولکتہ

ارشد عالم لیکچرر، سینٹر فار جواہر لال نہرو اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

اروند چوہان، پروفیسر، شعبۂ سماجیات برکت اللہ یونیورسٹی، بھوپال

دیپال سنگھ رائے پروفیسر، شعبۂ سماجیات اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی، نئی دہلی

دنیش کمار شرما، ریڈر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشنل اِن سوشل سائنسیز، این سی ای آر ٹی

جتیندر پرساد، ریڈر، شعبۂ سماجیات، ایم۔ڈی۔ یونیورسٹی، روہتک

ایم این۔ کرنا، پروفیسر (ریٹائرڈ)، شعبۂ سماجیات نارتھ ایسٹرن ہل یونیورسٹی، شیلانگ

میتری چودھری، پروفیسر، سینٹر فار دی اسٹڈی آف سوشل سسٹمز، جواہر لال نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی

منجو بھٹ، ریڈر، شعبۂ تعلیمات ان سوشل سائنسیز اینڈ ہومینیٹیز، این سی ای آر ٹی

پوشپیش کمار، ڈاکٹرل فیلو، انسٹیٹیوٹ آف ایکونامک گروتھ، یونیورسٹی آف دہلی، دہلی

راجیش مشرا، پروفیسر، شعبۂ سماجیات لکھنؤ یونیورسٹی، لکھنؤ

© NCERT
not to be republished

راجیو گپتا،پروفیسر،شعبۂ سماجیات، یونیورسٹی آف راجستھان، جے پور

ایس شری نواساراو، اسسٹنٹ پروفیسر، ذاکر حسین سینٹر فار ایجوکیشنل اسٹڈیز، جواہر لال نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی

ستیش دیش پانڈے، پروفیسر، شعبۂ سماجیات، یونیورسٹی آف دہلی

سومیندر اموہن پٹنائک، پروفیسر، شعبۂ بشریات، یونیورسٹی آف دہلی

سوبھانگی ویدیا، اسسٹنٹ ڈائریکٹر، ریجنل سروس ایجوکیشن اِن ڈویژن، اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی، نئی دہلی

ممبر کوآرڈی نیٹر

ساریکا چندر اونشی ساجو، لیکچرر، شعبۂ تعلیمات ان سوشل سائنز اینڈ ہومینیٹیز، این سی ای آر ٹی

© NCERT
not to be republished

اظہار تشکر

نیشنل کاؤنسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ کرونا چنا، پروفیسر (ریٹائرڈ) ذاکر حسین سینٹر فار ایجوکیشنل اسٹڈیز جواہر لال نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی؛ آبھا اوستھی، پروفیسر (ریٹائرڈ) ڈپارٹمنٹ آف سوشیولوجی لکھنؤ یونیورسٹی، لکھنؤ؛ مدھونا گلا لیکچرر، ڈپارٹمنٹ سوشیولوجی، ایم۔ ڈی یونیورسٹی، روہتک دیشا نوانی، لیکچرر، گارگی کالج، نئی دہلی؛ ویشوار کشا لیکچرر ڈپارٹمنٹ آف سوشیولاجی، یونیورسٹی آف جموں، جموں؛ سدرشن گپتا، لیکچرر گورنمنٹ ہائر سکنڈری اسکول، پلورا جموں؛ مندیپ چودھری، پی جی ٹی، سوشیولاجی، دہلی پبلک اسکول، نئی دہلی؛ سیما بنرجی، پی جی ٹی، سوشیولاجی لکشمن پبلک اسکول، نئی دہلی؛ مدھوشارن، پروجیکٹ ڈائریکٹر، پینڈا ان ہینڈ، چنئی؛ بالکا ڈے پروگرام ایسوسیٹ، یونائیٹڈ نیشنز، ڈولپمنٹ پروگرام، نئی دہلی؛ بناریکا گپتا، فری لانس ایڈیٹر، نئی دہلی جیسنا جیا چندرن، ریسرچ اسکالر، جواہر لال نہرو یونیورسٹی نئی دہلی، ان تمام لوگوں کی شکر گزار ہے جنہوں نے اس سلسلہ میں اپنی رائے اور مشورے دئے۔

کونسل سویتا سنہا، پروفیسر اور ہیڈ، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن ان سوشل سائنسیز اینڈ ہیومینیٹیز کی بھی ممنون ہے جنہوں نے اس کام میں اپنا تعاون دیا۔

کونسل دل کی گہرائیوں سے جان بری مین اور پارتھیوشاہ کی ممنون ہے جنہوں نے اپنی کتاب ورکنگ ان دی مل نو مُور جسے آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، دہلی نے شائع کیا ہے اُس سے تصویروں کے استعمال کی اجازت دی۔ کچھ تصویریں ڈپارٹمنٹ آف ٹورازم، گورنمنٹ آف انڈیا، نئی دہلی نیشنل میوزیم، نئی دہلی، ٹائمس آف انڈیا، دی ہندو، آؤٹ لک اور فرنٹ لائن سے بھی لی گئی ہیں۔ کونسل اُن تمام مصنفین، کاپی رائٹ کے حامل افراد اور پبلیشر جن کے حوالا جات اس مواد کو تیار کرنے میں استعمال ہوئے اُن کی شکر گزار ہے۔ کونسل اپنا اظہار تشکر پریس انفارمیشن بیورو منسٹری آف انفارمیشن اینڈ براڈ کاسٹنگ نئی دہلی کے لئے ادا کرنا چاہتی ہے جنہوں نے اپنی لائبریری میں موجود تصویروں کے استعمال کی اجازت دی۔ کچھ تصویریں جان سُریش کمار سیئو ڈیکل بورڈ آف سوشل سروس؛ جے۔ جان آف لیبر فائل، نئی دہلی؛ وی سُریش چینئی اور آر۔ سی۔ داس، سینٹرل انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشنل ٹیکنالوجی، این سی آر ٹی نئی دہلی نے بھی دی ہے۔ کونسل ان کے تعاون کے لئے ممنون ہے۔

کونسل کتاب کی اشاعت ثانی کی غرض سے اردو مسودہ پر نظر ثانی کے لیے ڈاکٹر محمد فاروق انصاری کی ممنون ہے۔

© NCERT not to be republished

اساتذہ وطلبا کے لئے ایک نوٹ

یہ درسی کتاب سماجیات کے تعارف کے بارے میں ایک دعوت دیتی ہے۔اس کے یہ معنی نہیں کہ یہ سماجیات کا ایک تفصیلی اور بوجھل بیان ہے۔ بلکہ یہ ہمیں سماجیات مضمون کا علم فراہم کرتی ہے اور ساتھ ہی سماج کو سمجھنے اور ہماری خود کی زندگی کو بہتر طور پر سمجھنے میں معاون ہے۔امید ہے کہ اس کتاب کے ذریعہ طلبا سماجیاتی پس منظر، اصطلاحات اور تحقیق کے آلات کو بہتر طریقے سے جان پائیں گے۔ یہ درسی کتاب اس بات کی بھی وضاحت کرتی ہے کہ کس طرح سماجیات بحیثیت ایک مضمون خود کو ان حقائق کے ساتھ جوڑتا ہے جسے ہم میں سے ہر ایک فرد سماج کا رُکن ہونے کی حیثیت سے سماج کے بارے فہم عامہ اور سمجھ رکھتے ہیں۔ کس طرح سماجیاتی علم فہم عامہ کے علم سے الگ ہے یا یہ اس لئے الگ ہے کہ یہ لگاتار تنقیدی سوالات پوچھتا رہتا ہے؟ کیونکہ یہ کسی بھی چیز کو بنا کسی مفاد کے قبول نہیں کرتا؟

ہم اس طرح کے کئی اور دوسرے سوالات جوڑ سکتے ہیں۔ سماجیات ایک ایسا مضمون ہے جو کہ سماج کس طرح سے کام کرتا ہے، وہ کیوں اور کیسے کرتا ہے کے بارے میں سمجھ دیتا ہے اور اُس کے بارے میں سوالات پوچھنے کی تربیت بھی دیتا ہے۔ اسی لئے اصطلاحات اور تصورات جو سماجیات میں استعمال کئے جاتے ہیں، ضروری ہیں کیونکہ وہی سماجیاتی سمجھ کے ہمارے ذرائع ہیں۔

سماجیات میں تنقیدی نظریہ کے علاوہ دوسرے اور متنازعہ نظریے بھی پائے جاتے ہیں۔ یہ تکثیرت اس کی طاقت ہے۔ سماج کے بارے میں ماہرینِ سماجیات کے مختلف خیالات ہیں جنہیں بحث ومباحثہ کے ذریعہ مفید طریقے سے سمجھا جاسکتا ہے۔ بحث و مباحثہ اکثر کسی واقعہ کو بہتر طریقے سے سمجھنے میں معاون ہوتا ہے۔

سماجیات کی سوالیہ اور مشقی رویہ کے رجحان کو ذہن میں رکھتے ہوئے یہ درسی کتاب قارئین کے ساتھ لگاتار سوچنے اور واضح کرنے میں کہ سماج میں اور ہمارے ساتھ بحیثیت ایک فرد کے کیا ہو رہا ہے، کو ساتھ جوڑنے سے متعلق ہے۔ اسی لئے درسی کتاب میں دی گئی سرگرمیاں متنی اشیاء کا ایک اہم جُزو ہیں۔ متنی اشیاء اور سرگرمی مل کر ایک مجموعہ بناتے ہیں۔ ایک کے بغیر دوسرے کو نہیں سمجھا جاسکتا۔ اس کا مقصد سماج کے بارے میں بنی بنائی معلومات فراہم کرنا نہیں ہے بلکہ سماج کو سمجھنے میں تعاون کرنا ہے۔

سماج بذات خود مختلف اور غیر مساوی ہے۔ یہ درسی کتاب اس پیچیدگی کو ہر ایک سبق میں واضح کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ مثال اور سرگرمی دونوں ہی مذکورہ نقاط کو کتاب میں لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے سرگرمی درسی کتاب کا ایک اہم جُز ہے، پھر بھی درسی کتابوں کی طرح یہ بھی ایک ابتداء ہے اور بہت ساری ترغیب انگیز مشغلہ اور سیکھنے کی روش جماعت میں ہوگی۔ طلبا و اساتذہ اور بہتر طریقوں، سرگرمیوں اور مثالوں کے بارے میں خود وفکر کر سکتے ہیں۔ ساتھ ہی درسی کتاب کو مزید بہتر اور دلچسپ بنانے میں مشورے بھی دے سکتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

فہرست

پیش لفظ	v
اساتذہ و طلبا کے لئے ایک نوٹ	x
1۔ سماجیات اور سماج	1
2۔ اصطلاحات، تصورات اور سماجیات میں ان کا استعمال	25
3۔ سماجی اداروں کی سمجھ	42
4۔ ثقافت اور سماج کاری	66
5۔ سماجیات: تحقیقی طریقے	87

© NCERT not to be republished

بھارت کا آئین

تمہید

ہَم بھارت کے عوام متانت وسنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بَھارَت کو ایک مقتَدر، سمَاج وَادی، غیرَ مَذھَبی عَوامی جَمھُوریَہ بنائیں اور اس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں۔

انصاف سماجی، معاشی اور سیاسی

آزادی خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت

مساوات بہ اعتبار حیثیت اور موقع اور ان سب میں

اخوت کو ترقی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور سالمیت کا تیقن ہو۔

اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبیس نومبر 1949ء کو یہ آئین ذریعہ ہذا اختیار کرتے ہیں، وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔